رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

شرح قیمت جو ہر حال
میں پیشگی لی جائیگی

(۱) عوام سے صہ
(۲) خواص سے عـہ
(۳) ہندوستان سے باہر سے
(۴) غیر مذاہب
اور
غیر مستطیع احباب سے ۲ر

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

تاریخہائے اشاعت ۷-۱۴-۲۱-۲۸

[illegible]

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم با تو گر آئی جہاد در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر ۲۵ | قادیان دار الامان ۱۴ر جولائی ۱۹۰۹ء مطابق ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۲۷ ہجری المقدس | جلد ۱۳

ترجمۃ القرآن

اے بخبر بخدمت قرآں کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

قرآن مجید کے مطالب اور معانی کو انسان پر سمجھانے کیلئے یہ ترجمۃ القرآن کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے اور یہ التزام کیا گیا ہے۔ کہ ہر مہینے کم از کم ایک پارہ ضرور شائع ہو جاوے۔ متن کے نیچے سلیس اردو ترجمہ دیا ہے اور ترجمہ ایسا معنی خیز ہے۔ کہ معمولی اردو خوان بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ حاشیہ میں تفسیری نوٹ ہیں جن میں قرآن شریف کی عظمت اور دلائل نبوت کو پیش کرنا مقصود رکھا ہے۔ حقائق و معارف قرآنی کو ایسے طور پر بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ موجودہ زمانہ کے فلسفی اور سائنس دان بھی مزا اٹھاویں۔ ترجمہ اور نوٹوں میں حضرت خلیفۃ المسیح کے درس قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود کی تصانیف کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ اس وقت تک تین پارے شائع ہو چکے ہیں۔

قیمت ہر سہ پارہ [illegible]

تفسیر سورہ بقرہ مکمل تین روپیہ چار آنے

تصوف کا خزانہ معرفت اور حقائق کا گنجینہ

(مکتوبات احمدیہ جلد اول)

حضرت حجۃ اللہ جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چھبیس سال پیشتر کے عجیب و غریب مکتوبات کا مجموعہ جو نہایت محنت اور کوشش سے جمع کر کے چھاپے گئے ہیں۔ یہ مکتوبات بڑے بڑے عظیم الشان مسائل تصوف کا حل اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک سیرت کے آئینہ ہیں۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ کوئی ان کو پڑھے اور گرویدہ نہ ہو جائے۔ یہ مجموعہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے اور موتیوں کے برابر تلنے پر بھی سستا ہے باایں قیمت صرف ۸ر

دوسری جلد حضرت خلیفۃ المسیح کے مکتوبات سے طبع ہونگے اور یہ جلد [illegible] میرے پاس کردہ سامان جمع ہے۔

(تمام درخواستیں شیخ یعقوب علی ایڈیٹر الحکم کے نام آنی چاہئیں)

[illegible]

قرآن کریم اور پالٹکس

لالہ دینا ناتھ سابق ایڈیٹر و مالک اخبار ہندوستان کے نام سے الحکم کے ناظرین ناواقف نہیں۔ کیونکہ انہیں یاد ہے کہ انکی گرفتاری اور قید کے دوران میں ایک سے زیادہ مرتبہ الحکم میں انکے لیئے گورنمنٹ سے رحم کی درخواست کی گئی تھی اب رہا ہونے کے بعد کچھ عرصہ خاموش رہکر انہوں نے لاہور کے آریہ اخبار پرکاش میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک سلسلہ مضامین کا شروع کیا ہے میرا خیال تھا کہ لالہ دینا ناتھ صاحب جیسا کہ وہ عموماً ظاہر کیا کرتے تھے اسلام کے ساتھ عداوت نہیں رکھتے یا کم از کم وہ تلخ ترین عداوت نہیں جو آریہ سماج کو اسلام اور مسلمانوں سے ہے مگر میرا خیال غلط نکلا کیونکہ جبکہ ایک شخص باوجودیکہ وہ اسلام سے واقف نہیں اسلام کے خلاف قلم اٹھاتا ہے تو یہ صرف

مقتضائے طبیعت

ہی سمجھا جائیگا بہتر ہوتا لالہ دینا ناتھ اپنی جولانی طبیعت کے لیئے کوئی اور میدان تلاش کرتے اور اس نازک مضمون پر قلم اٹھانے سے پرہیز کرتے جس میں انہیں ناکام رہنا پڑیگا۔

میں اللہ تعالےٰ کے فضل اور توفیق پر بھروسہ کرکے کوشش کرونگا کہ لالہ دینا ناتھ جی کے ان مضامین کا جواب الحکم میں شایع کروں شاید کوئی سعادتمند اس سے فائدہ اٹھائے۔

اس سلسلہ مضامین کے شروع کرنے میں مجھے خوشی ہے کہ پہلی مرتبہ لالہ دینا ناتھ کے خلاف الحکم میں لکھنے کی ضرورت پیش آئی ہے اور اسلام کا گوارا فرض کو ادا کرنے کے محرک خود لالہ دینا ناتھ جی ہیں وہ مجھے معذور سمجھیں گے ان اگر وہ مجھے معذور سمجھیں۔ ہاں اگر انہوں نے اپنی پوزیشن کا احساس کیکے اس سلسلہ کو بند کردیا تو الحکم بھی بند کردیگا۔

میں اسکو پولیٹیکل بے ایمانی سمجھتا ہوں کہ ایک شخص کسی معاملہ سے واقف نہیں اور وہ اسپر رائے زنی کرتا ہے اور یہ بھی دانشمندی اور دیانت سے بعید ہے کہ جس معاملہ پر رائے زنی کیجاوے اسکے متعلق اس شخص کی رائے اور فیصلہ سے فائدہ نہ اٹھایا جاوے جس سے وہ متعلق ہے اسلیئے اسلام کے پولیٹکس پر لکھنے والوں کا سب سے پہلا فرض تو یہ ہونا چاہئیے کہ وہ اسلام سے واقف ہوں اور دوسرے یہ امر انکے مدنظر ہونا ضروری ہے کہ جن امور کو ایک مخالف پیش کرتا ہے۔ اسکا جو جواب مسلمانوں نے دیا ہوا اس سے پوری واقفیت ہو اور اس کو کسی حال میں بھی نظرانداز نہیں کرنا چاہیئے۔

مثلاً اسلام اور پولیٹکس پر لکھنے والوں نے پہلی غلطی مسئلہ جہاد پر کہائی ہے چنانچہ لالہ دینا ناتھ صاحب بھی اس مضمون کو جہاد ہی سے شروع کرتے ہیں مگر انکو اور انکے ہمخیال لوگوں کو بخوبی معلوم ہے کہ جہاد کی حقیقت مسلمانوں کی طرف سے کھول کر بیان کیگئی ہے اور وہ ایک ایسی صداقت ہے کہ اسپر اعتراض ناممکن ہے مگر ہمارے یہ آزاد لوگ باوجود ادعائے دیانت و انصاف پھر انہیں بودے اعتراضوں کو لیئے جاتے ہیں جنکے ہزاروں مرتبہ جواب دیئے گئے ہیں

پرکاش صاحب یا خود لالہ دینا ناتھ صاحب بتائیں کہ کیا ست کو گرہن کے لئے ہمیشہ لیار رہنے والوں کے بھی آثار اور نشان ہوا کرتے ہیں۔ اگر ان دو اصولوں کو لالہ دینا ناتھ صاحب مدنظر رکھ لیتے تو غالباً وہ اس نازک مضمون پر قلم نہ اٹھاتے لیکن اب جبکہ وہ پبلک میں نکل آئے ہیں میں ان سے مایوس ہوں کہ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کرلیں۔ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ انہوں نے اسلام کو سٹڈی نہیں کیا اور اسلام اور پولیٹکس کے مضمون پر انہوں نے غور نہیں کیا یہ محض اسلیئے ہے۔ کہ بعض تحریروں میں جو آنیبہ صلح کو ایک پولیٹیکل باڈی قرار دیا گیا تھا۔ اسکے جواب کیلیئے وہ یہ اصل اختیار کریں۔

ناظرین اس امر کو سنکر غالباً حیران ہونگے۔ کہ اسلام کی غرض و غایت قطعاً پولیٹکس نہیں ہے جو لوگ پولیٹکس سے پیار کرتے ہیں اور اسکو انسانی ضروریات یا انسانی زندگی کی منتہائی منزل سمجھتے ہیں وہ اس لحاظ سے شاید اسلام کو ناقص قرار دیں مگر یہ فیصلہ مادہ پرست اور دنیا کے فرزندوں کا ہوگا جنہوں نے انسان اور اسکی غایت کو سمجھا ہی نہیں اور جنکی نظریں دنیا سے اوپر اٹھ نہیں سکتیں۔

پولیٹکس کی کچھ ہی تعریف کیجاوے اور اسے کسی رنگ اور صورت میں پیش کیاجاوے وہ خودغرضی سے خالی نہیں۔ پولیٹکس کی انتہائی حد نیشنلٹی ہے اور اسلام کی غرض ہیومنیٹی ہیں جو فرق نیشنلٹی اور ہیومنیٹی میں ہے وہی پولیٹکس اور اسلام میں ہے ایسی حالت اور صورت میں اسلام اور پولیٹکس کا جو تعلق ہے۔ وہ ظاہر ہے۔

مسلمانوں میں بڑے بڑے جید عالم اور فلاسفر گذرے ہیں۔ انہوں نے مختلف علوم پر ضخیم کتابیں لکھکر سیرکن اور فیصلہ کن بحثیں کی ہیں مگر پولیٹکس پر اسلام میں کوئی کتاب نہیں لکھی گئی اور اگر دو چار ہوں بھی جنکا نام ہم صرف اسی بزرگ کے منہ سے سن سکتے ہیں جنہوں نے لاکھوں روپیہ کے صرف سے بڑے سے بڑا کتب خانہ جمع کیا اور کتابوں کی تلاش اور جمع میں اپنی عمر کا بہت بڑا حصہ صرف کردیا ہو وہ بھی سیاست مدنی کے ان اصولوں پر ملیں گی جو میونسپلٹیوں کے قوانین کے متعلق ہیں۔

ایسی حالت اور صورت میں فی الواقع یہ تعجب خیز امر ہے۔ کہ وہ قوم جن سے فلسفہ کے سمندر سے ایسی قیمتی اور نایاب گوہر نکال کر باہر رکھدیئے جو آجتک اسپر کچھ اضافہ نہیں ہوسکا۔

جس نے دوسرے تمام علوم پر دنیا کو بیش قرار خزانہ بخشا جس نے اخلاق تصوف پر بہت کچھ لکھا وہ اس ایک شعبہ علوم میں کچھ بھی لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتی باوضعیکہ وہ خود حکمران اور روئے زمین کے سلطنتوں میں سے سب سے بڑی سلطنت رہی ہو مگر یہ تعجب فوراً دور ہو جاتا ہے جب انسان **حقیقت اسلام** پر غور کرتا ہے اسلام انسان کو با خدا انسان بنانا چاہتا ہے اور اسکو اس عالم کے لیئے طیار کرنا چاہتا ہے جو اس دنیا کے بعد آتا ہے وہ دنیا اور اس کے متعلقات کو جس کی انتہا سلطنت ہو سکتی ہے محض ایک عارضی اور ضمنی امر قرار دیتا ہے جو انسان کی ضروریات کا ایک جزو ہے اسلام اسکو مسافر کی حیثیت سے رکھنا چاہتا ہے نہ مقیم کی صورت میں یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں نے باوجود سلطنت کے اعلیٰ مقام پر پہونچنے کے اور دنیا میں ایک کونسٹیٹیوشنل سلطنت کر کے دکہا دینے کے پولیٹکس کے فلسفہ پر بحث نہیں کی اسلیئے کہ انہوں نے سلطنت کو اپنا مقصد اصلی قرار نہیں دیا۔

یہ ایک لمبی بحث ہے اور اسکو میں اسی سلسلہ مضامین میں ضرورتاً لکھونگا انشاء اللہ العزیز

لالہ دینا ناتھ صاحب اب اگر دیانت اور انصاف کو ہاتھ سے دینا نہیں چاہتے تو جب تک وہ اسلام کی حقیقت سے آگاہ نہ ہوں اور قرآن مجید کو پڑھ نہ لیں اس مضمون پر قلم نہ اٹھائیں گو میں امید نہیں کرتا کہ وہ میرے مشورہ سے فائدہ اٹھائیں بہر حال یہ سلسلہ مضامین کا ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہو سکے گا اور آریہ سماج کے پہوڑے پر ناسور بن کر یہ نکلیں گے۔

سادھو سنگت

اس نام کی ایک منتظمی مجلس یہاں قایم ہوئی ہے۔ یہ زمانہ انجمنوں اور تعریفات کا زمانہ ہے سادہ سنگت ایسی مجلس کا ایسے زمانہ میں قایم ہونا کوئی نئی بات نہیں مگر سادہ سنگت کی اہم غرض یہ ہے کہ وحدت کو عملی رنگ میں پیدا کرے اور کونوا مع الصادقین کو نصب العین رکہے انہیں مقاصد کے ماتحت ایک کام تبلیغ الاسلام کا بہی اسکے زیر نظر ہے وہ چاہتی ہے کہ **خالصہ قوم** میں اسلام کی تبلیغ کیجاوے اس غرض کے لیئے ماسٹر محمد یوسف صاحب سکہ نو مسلم نے اپنی زندگی کو آیندہ مصروف کرنا چاہا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ (جو بہر حال ہم سب کے سرپرست ہیں) نے خصوصیت سے اس کام میں مدد دینے کا عملی اظہار فرمایا ہے۔ چنانچہ اظہار الحق جو سکہ ازم پر ماسٹر محمد یوسف نے لکھی تہی اسکے طبع کیلیئے ایک بڑی رقم حضرت نے صدر انجمن کو عطا فرمائی اور دو سو صفحہ کی کتاب کو بہت ہی کم قیمت پر فروخت کرنیکا حکم دیا اسی طرح پر باوا نانک کی سوانح عمری کے لیئے بہی پورا انتظام آپ نے فرمایا ہے یہ کتابیں بعد میں سادہ سنگت کی طرف سے لکھی گئی ہیں اور ایک اور رسالہ آریوں کے متعلق لکہا ہے انکے علاوہ آٹھ چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ گورکہی میں کئی ہزار چہاپ کر مفت تقسیم کیئے جائینگے سادہ سنگت کم از کم چالیس ہزار کی تعداد میں انہیں چہاپنا چاہتی ہے یعنی ہر ایک ٹریکٹ پانچ پانچ ہزار اسکے لیئے روپیہ کی ضرورت ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے نام بہیجنا چاہیئے سادہ سنگت اپنے کام کے دایرہ کو عملی رنگ میں وسیع کرنیکی خدا تعالیٰ سے توفیق چاہتی ہے جو احباب اسکے کام سے دلچسپی رکھتے ہیں اور اسکی ضرورت سمجھتے ہوں وہ اپنی امداد سے اسے محروم نہ رکہیں۔

رامپور کا مباحثہ ثناء اللہ کی قلم سے

رامپور کے مباحثہ کے متعلق میں نے پہلی اشاعت میں رد مخالفین کی تحریروں کی تنقید شایع کر دی ہے الحدیث کے ۲۰ جون میں امرتسری منکر نے اس مضمون کی تنقید کی ہے جو بدر کی ۲۶ جون کی اشاعت میں مولوی محمد علی صاحب نے لکہا تہا امرتسری منکر اپنی چالاکیوں سے اصل معاملہ کو مشکوک کرنیکی کوشش کرتا ہے مگر وہ کامیاب نہیں ہو سکتا ہم صفائی کیساتھ اس امر کو تسلیم کرنیکو طیار ہیں۔ کہ ہم نے مباحثہ کو بند کر دیا اسکے معنے اگر یہ اور مفرور ہیں تو امرتسری منکر کو خوش ہونا چاہیئے کہ ہم اسکی تاویلیں نہیں کرتے مگر دنیا عقلمندوں سے خالی نہیں وہ سمجھ سکتی ہے کہ جس حال میں ہم نہایت دیانتداری کیساتھ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے مباحثہ بند کر دیا تو ضرور اسکے لیئے قوی وجوہات ہونگی پس ان وجوہات کی معقولیت میں کوئی کلام نہیں۔ وفات مسیح ایسا مسئلہ نہیں جس پر احمدی قوم مباحثہ نہ کر سکے ہم رامپور میں کسی انعام کے لیئے نہ گئے تہے بلکہ ہم نے ایک معقول رقم اس مقصد کے لیئے صرف کی کیونکہ غرض صرف یہ تہی کہ احقاق حق ہو اور تبلیغ ہو جن لوگوں کو شکست اور فتح سے غرض ہے اور مینڈہوں اور قماربازوں کی طرح مذہبی معاملات کو طے کرنا چاہتے ہیں انہیں انکے خیالات مبارک ہوں وہ اپنی فتح کا پھریرا اڑاتے پہریں۔ ہم اتنا ہی غنیمت سمجھتے ہیں کہ اس پہلو سے رامپور پر حجت پوری ہو گئی

اس تنقیدی مضمون میں امرتسری منکر کہتا ہے کہ شرائط گویا منظور نہ ہوئے تہے تو پہر دربار رامپور میں جو مباحثہ ہو رہا تہا۔ آپ ہی کے بیان کے موافق بدون تصفیہ شرائط تہا۔ ہم نے اسکو خلاف ورزی شرائط کے نیچے ہی لا کر بند کیا تہا۔ مگر اب امرتسری منکر نے اور بہی وضاحت کر دی کہ وہ شروع ہی خلاف شرائط ہوا یا کم از کم بدون شرائط ہوا۔ اب دانشمند خیال کریں کہ جہاں شرائط ہی کا تصفیہ نہیں تو بدون تصفیہ شرائط مباحثہ کا جاری رکہنا کہاں تک قرین مصلحت ہے۔

امرتسری منکر نے اپنے اس بیان میں نواب صاحب پر بہی حملہ کیا کیونکہ انہوں نے فرمایا تہا کہ شرائط کا فیصلہ ہو چکا ہے اور اگر شرائط

کا فیصلہ ہو چکا ہوتا تو امرتسری منکر کیوں پہلے شرائط ہی کی بحث شروع نہ کرتا۔

پھر امرتسری منکر کہتا ہے کہ

اگر جناب والا صاحب نے شرائط منظور فرمائی ہوتیں تو کسکو یارہ تھا کہ شرائط کی ترمیم کی درخواست کرتا بلکہ وہ درخواست تعین شرائط کی تھی نہ ترمیم کی پس یہ ہی ٹیڑھی جوتی میں ٹیڑھا پاؤں گھسا کر تلاش کرتا ہے

اسکا جواب بہتر ہوگا کہ ہم انہیں خود دیں تاکہ امرتسری منکر کی تسلی ہو جاوے لیکن وہاں سے شاید جواب ملنے میں دیر ہو اسلئے میں اس تحریر کا ایک ہی فقرہ لکھ دیتا ہوں جو امرتسری منکر کے خیال میں تعین شرائط کی تحریر ہے اس سے فضیلت مآب اس الزام کی بھی حقیقت کھل جائیگی۔ کہ تعین اور ترمیم میں ہم تمیز نہیں کر سکتے۔

چنانچہ مناظر اہل سنت والجماعت لکھتے ہیں

"شرائط مجوزہ جناب مولوی محمد احسن صاحب بوجہ بعد ترمیم منظوری سندرجہ ذیل ہیں شرائط میں منظور ہیں" ترمیم اور منظور کے الفاظ میں نے خصوصیت سے جلی کر دئے ہیں اب ناظرین انصاف کریں اور امرتسری منکر کی حق پژوہی کی داد دیں کہ کس صفائی اور خوبی سے وہ اس درخواست کی تعین شرائط کی درخواست بتاتا ہے اب کوئی اس بھلے مانس سے پوچھے کہ کیوں حضرت ترمیم اور تعین میں تمیز ہم نہیں کر سکتے یا خود فضیلت مآب لوگوں کو مغالطہ میں رکھنا چاہتے ہیں یا سمجھتے ہی نہیں اب میں امرتسری منکر کی ٹیڑھی جوتی اسکے ٹیڑھے منہ پر جڑتا ہوں اور کہتا ہوں کہ کیوں صاحب سچ ہے نہ کہ ٹیڑھی جوتی میں ٹیڑھا پاؤں گھسا کر تلاش سیدھا نہیں کیا اس قسم کی مخالطہ بیانیوں سے تم کامیاب ہو سکتے ہو کبھی نہیں؟

پھر امرتسری منکر کہتا ہے کہ "مناظر کبھی کا بعد میں مقرر ہو چکا تھا" اسکے ثبوت میں کسی لمبی بحث کی حاجت نہیں سمجھتا مولوی فاضل ثناء اللہ اتنا بتا دیں کہ وہ درخواست جو ٹیڑھی جوتی میں ٹیڑھے پاؤں کی مصداق آپنے [illegible] تھی کیا اس پر آپ کے دستخط میں یا فقط مناظر اہل سنت والجماعت لکھا ہوا ہے اگر مناظر بحیثیت مقرر ہو چکا تھا تو اس درخواست پر نام نہ دینے کی کیا وجہ تھی

اسکے علاوہ مولوی [illegible] کے چہرہ بیحیائی پر سے نقاب اٹھا دینے کیلئے یہاں اس جواب کا آخری فقرہ درج کرنا ضروری ہے جو اسکی اس مطلبہ بالا درخواست ترمیم کا دیا گیا تھا۔

"بہرحال شرائط حضور کے استمزاج سے طے ہو چکی ہیں اب وقت کو ضایع نہیں ہونے دینا چاہئے فریق ثانی اپنا مناظر مخصوص کرے جو مسائل مقررہ پر بحث کریگا"

اگر مناظر مقرر ہو چکا تھا تو پھر یہاں آپکی ترمیم شرائط کی درخواست کے جواب میں اس فقرہ کے لکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ۱۴۔ جون تک کوئی مناظر مخصوص نہیں ہوا بلکہ عام طور پر یہ مشہور ہو رہا تھا کہ مولوی احمد حسن صاحب امروہی ہونگے۔

اسقدر غلط بیانی سے کام لینا مولوی فاضل کو مبارک ہو اور یہ انکی فتح کا نشان۔

اسطرح یہ امرتسری منکر نے واقعات کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔ اور لوگوں کو اندھیرے میں رکھنا چاہتا ہے مگر وہ یاد رکھے کہ ان چالاکیوں سے وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اور دیکھنے والے اندھے نہیں ہیں اس تنقید پر ریمارک کرونگا۔ ایڈیٹر الحکم کے متعلق جس واقعہ کا اظہار مولوی ثناء اللہ نے کیا ہے۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ پبلک میں آئے محض اس وجہ سے کہ اسکا تعلق ہزہائینس نواب صاحب رامپور سے تھا اور اس واقعہ کی پوری کیفیت جہاں ایڈیٹر الحکم کی جرأت اور دلیری کو ظاہر کرے گی وہاں بالمقابل واقعہ کا پہلو غالباً تاریک ہوگا اسلئے میں نے ہرگز یہ پسند نہیں کیا تھا کہ اسکے متعلق کچھ لکھوں اب جبکہ ثناء اللہ نے اپنے اخبار میں اس واقعہ کو غلط رنگ سے پیش کیا ہے میرا فرض ہے کہ میں اس پردہ کو بھی اٹھا دوں مگر اسکے لئے بھی میں مناسب نہیں سمجھتا کہ اس سے پہلے کہ یہ واقعات پبلک میں آئیں انہیں مناسب ہے دوسرے رنگ میں نوٹس لوں جو عنقریب انشاء اللہ پبلک کو معلوم ہو جائیگا

بہرحال جیسا کہ میں ظاہر کیا ہے اس تنقید میں امرتسری منکر کو پتہ لگ جائیگا۔ کہ اسکے مغالطوں پر اب پردہ نہیں پڑ سکتا اسید [illegible] ایدہ اللہ

دار الامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت الحمد للہ قوم کے لئے باعث مسرت اور اللہ تعالیٰ کے حضور شکریہ کے قابل ہے۔ آپ قوم میں وحدۃ اور اخوۃ پیدا کرنے کے لئے از حد فکر مند اور ساعی ہیں۔

۲۔ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب و صاحبزادہ بشیر احمد و میر محمد اسحاق صاحب کشمیر تشریف لیگئے ہیں مولوی سید سرور شاہ صاحب بھی ہمراہ ہیں۔

۳۔ ۱۵۔ جولائی ۱۹۰۹ء سے ڈیڑھ ماہ کے لئے مدرسہ بند ہو گیا ہے اور مدرسۃ النسات بھی تین ہفتہ کے لئے بند ہوا ہے۔

۴۔ طلباء مدرسہ تعلیم الاسلام مدرسہ کے لئے چندہ وصول کرنے کے کام پر جائیں گے اسکا اعلان بعد میں ہوگا امید ہے جماعتیں ان کی حوصلہ افزائی کریں گی اور مدرسہ کے فنڈ جو بہت کمزور ہیں ان کی طرف توجہ کرینگی۔